جماعت کو انتہائی مجاہدہ سے اپنی دعا کی تدبیر کو کمال تک پہنچانا چاہیئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/اکتوبر ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

بیماری بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔کبھی جانتے بوجھتے اور کبھی غفلت میں انسان اپنے لئے بیماری کا سامان پیدا کر لیتا ہے چند دن ہوئے مجھ پر پیچش کا بڑا شدید حملہ ہوا۔ چنانچہ کچھ پیچش کی وجہ سے اور کچھ اس دوائی کی وجہ سے جو آج کی طب اس مرض کے علاج کے لئے دیتی ہے۔ضعف کی کیفیت اس حد تک پہنچ گئی کہ کل صبح میرے خون کا دباؤ (بلڈ پریشر) گر کر ۱۰۴ اور ۷۰ تک آ گیا۔ ہر فرد کا بلڈ پریشر یعنی اس کے خون کا دباؤ مختلف ہوتا ہے۔ گو انسان کو دیکھ کر اطباء نے کتابیں لکھی ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اطباء کی کتب کے مطالعہ کے بعد تو پیدا نہیں کیا۔ آج کے بہت سے اطباء اور ڈاکٹر بعض دفعہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ غرض ہر فرد واحد کے خون کا دباؤ اپنا ہے جو دوسرے شخص سے مختلف ہوسکتا ہے معمول کے مطابق میرے خون کا دباؤ اوپر کا ۱۲۳/۱۲۴ اور نچلا ۸۰ کے قریب ہے۔ بلڈ پریشر یا خون کے دباؤ کے دو حصے ہوتے ہیں جنہیں ہماری زبان میں ایک کو اوپر کا اور دوسرے کو نچلا بلڈ پریشر کہہ دیتے ہیں ویسے اس کا اصطلاحی نام کچھ اور ہے۔ چنانچہ ضعف کی وجہ سے میرے خون کا دباؤ ۱۲۳/۱۲۴ سے گر کر ۱۰۴ تک آ گیا اور ۸۰ سے گر کر ۷۰ تک آ گیا جس کی وجہ سے بڑی شدید ضعف کی کیفیت پیدا ہوگئی۔

آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن ابھی خون کا دباؤ معمول کے مطابق نہیں ہوا لیکن بعض باتیں ایسی تھیں جن کو اگلے جمعہ تک ملتوی کرنا مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ وقت کم ہے اس لئے ان کے متعلق میں اس وقت مختصراً دوستوں سے کچھ کہوں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے اور یہ ایک بنیادی بات ہے اور نہایت ہی اہم بلکہ ایک لحاظ سے ہماری زندگی کی سب سے اہم بات ہے اور وہ یہ کہ انسان کی حقیقی زندگی کی بنیاد دعا پر رکھی گئی ہے۔ دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بغیر نہ انسان کی زندگی نہ اس کی بقاء اور نہ اس کا ارتقاء ممکن ہے۔

ماہ رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے۔ یہ دعاؤں کے دن ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں جماعت احمدیہ کو انتہائی مجاہدہ سے اپنی دعا کی تدبیر کو اس کے کمال تک پہنچانا چاہیئے۔ دعا بھی ایک روحانی تدبیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں کو سکھائی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس تدبیر کو کمال تک پہنچائیں اور عاجزانہ طور پر اپنے رب کریم کے حضور جھک کر اس سے اپنے ذاتی ارتقاء کی بھیک مانگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہم میں سے ہر فرد میں جو فطری صلاحیتیں پیدا کی ہیں، وہ اپنے فضل سے ان کی کامل نشوونما کے سامان پیدا کرے اور ہر فرد کو کمال نشوونما کے حصول کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ارتقائی حرکت ہماری زندگیوں میں عروج کو پہنچ جائے۔ تا کہ ہم اس دنیا کی بہترین جنت اور اس دنیا کی اعلیٰ جنتوں کے اعلیٰ مقامات کو حاصل کرنے والے ہوں۔

اسی طرح دوست دعا کریں اور بہت دعا کریں کہ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسلام میں اس جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جماعت کو انفرادی زندگی اور اجتماعی جدوجہد اور کوشش میں صراط مستقیم پر قائم رکھنے اور ہر وہ چیز اس کے حضور قربان کرنے کی توفیق بخشے جس کا وہ آج ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ دوست یاد رکھیں کہ غلبۂ اسلام کی مہم نہ تو کوئی معمولی مہم ہے اور نہ کوئی آسان مہم ہے۔ جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے نام پر اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عَلَم کو بلند کرنے کے لئے گویا ساری دنیا سے جنگ مول لی ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی

منشا کے پیش نظر ساری دنیا سے جو جہاد شروع کیا ہے اس جہاد کو اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے جس طاقت کی ضرورت ہے وہ ہم اپنے زور سے مہیا نہیں کر سکتے۔ پس چاہیئے کہ ہم خدا کے حضور جھکیں اور اسی سے وہ طاقت اور وہ اثر اور وہ جذبہ اور وہ ایثار اور وہ ہمدردیٔ خلق اور وہ جذبۂ خدمت مانگیں جو الٰہی سلسلوں کا طرّہ امتیاز ہوتا ہے تاکہ جماعت غلبہ اسلام کے مقصد میں جلد تر کامیاب ہو جائے۔

پھر دوست دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ملک پاکستان پر رحم فرمائے اور اس کی مشکلات کو دور کرے اور اس کے شہریوں کو ان کی پریشانیوں سے نجات بخشے اور ان میں جو روحانی ارتقاء کی صلاحیتیں رکھی گئی ہیں جہاں دوسری صلاحیتوں کی نشوونما کی انہیں توفیق ملے وہاں روحانی صلاحیتوں کی نشوونما کی بھی انہیں توفیق عطا ہو تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے منشا کو سمجھنے لگیں اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہونے کی توفیق عطا ہو۔

اسی طرح دوست دعا کریں بنی نوع انسان کے لئے بھی کہ نوع انسانی بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکت کی طرف حرکت کر رہی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہاتھ نے ان کو سہارا نہ دیا تو وہ یقیناً ایک ایسی بھڑکتی ہوئی آگ میں جا گریں گے کہ پھر انسان کا اس کرّہ ارض پر باقی رہنا شاید ممکن نہ رہے لیکن یہ تو ظاہری حالات ہیں ظاہر میں ہماری نظر یہ دیکھ رہی ہے لیکن اگر خدا تعالیٰ چاہے تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم رحمت کے نتیجہ میں صرف ان بچے کھچے لوگوں کی روحانی تربیت ہی کے سامان پیدا نہ کرے جو اس ہلاکت کے بعد اس کرۂ ارض پر رہ جائیں بلکہ وہ اپنے فضل کے ساتھ ان لوگوں کو جو آج بھٹکے ہوئے ہیں راہ راست پر لے آئے اور وہ جو خدا سے دوری کی راہوں پر گامزن ہیں وہ قرب کی راہوں کو تلاش کرنے لگیں اور پھر اس کے قرب کے درجات کو پالیں۔ آج جو لوگ اسے پہچانتے نہیں وہ اس کو پہچاننے لگیں۔ آج جو لوگ خود کو خدا سمجھتے ہیں وہ اپنے عاجزانہ مقام کو پہچانتے ہوئے بندگی کی طرف مائل ہوں اور انتہائی عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اللہ تعالیٰ کی انتہائی محبت کو حاصل کریں۔ یہی وہ غرض ہے جس کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور اب اسی غرض کے لئے آپ کے ایک عظیم روحانی فرزند اور جرنیل کو مہدی معہود اور مسیح موعود

علیہ السلام کی شکل میں مبعوث کیا گیا ہے۔

پس یہ دعاؤں کے دن ہیں۔ دوست ان دنوں بہت دعائیں کریں۔ اپنی تمام ذمہ داریوں کو اپنی نگاہ میں رکھیں اور ہر ذمہ داری کے سلسلہ میں جو دعا آپ پر فرض ہوتی ہے وہ دعا کثرت سے کرتے رہیں۔

دوسری بات جو اس وقت میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نیکی مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرتی ہے۔ ماہ رمضان کی عبادتیں اگر خلوص نیت سے کی جائیں تو نیکیوں سے محروم کرنے والی نہیں ہوں گی بلکہ مزید نیکیوں کے لئے زیادہ بشاشت پیدا کرنے والی ہوں گی۔ رمضان کے معاً بعد اس فرض کو (جو رمضان کے دنوں میں ہوتا ہے) زیادہ چمکانے کے لئے اور مزید فرائض کی ادائیگی کی توفیق پانے کے لئے اسلام میں نوافل بھی رکھے گئے ہیں۔ چنانچہ فرض نمازوں اور روزوں کے علاوہ نفلی روزے ہیں۔ نفلی نمازیں ہیں۔ خود رمضان بھی ایک لحاظ سے نوافل نماز کا مہینہ ہے۔ پھر اس مہینے میں اور دوسری قربانیاں ہیں لیکن میں اس وقت ان کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔

پس ماہ رمضان کی یہ عبادتیں اپنے اندر عظیم وسعت رکھتیں اور بڑی برکتوں کی حامل ہیں۔ اس لئے رمضان کے نتیجہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو یہ احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ چونکہ رمضان کے چند دنوں بعد ہی ہمارا اجتماع ہے اس کی وجہ سے شاید ہماری حاضری پر اثر پڑے گا۔ ان کو اس وہم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اجتماع اگر چہ ایک نفلی چیز ہے لیکن یہ اس فوج کی تربیت کے لئے جس نے اسلام کی جنگ لڑنی ہے ایک ضروری نفلی عبادت کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا یہ اصول جانتی ہے کہ ہر نیکی مزید نیکیوں کی توفیق عطا کرتی ہے اس لئے انسان جب فرائض سے سبکدوش ہوتا ہے تو وہ نوافل کے لئے پہلے سے زیادہ بشاشت اپنے اندر پاتا ہے اور یہ ہر احمدی کو معلوم ہے یا کم ازکم معلوم ہونا چاہیئے اگر بھول گیا ہے تو ذَكِّرْ کے حکم کے ماتحت اسے یاد دھانی کرانی چاہیئے۔ پس مجالس اور خدام کی تعداد کے لحاظ سے پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی اس اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہر سال ہمارا قدم گزشتہ برس کی نسبت آگے ہی بڑھتا ہے۔

اور تیسری بات جو میں اس وقت کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم نے ”نصرت جہاں کے نام سے ایک منصوبہ بنایا تھا اور پچھلے تین سال سے زائد عرصہ میں ہم اس پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اس منصوبہ کے دو حصے ہیں۔ ایک اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے مالی قربانیاں دینا اور دوسرے اس کی بنیادوں پر منزل پر منزل بناتے چلے جانا۔

جہاں تک مالی لحاظ سے قربانیاں دینے کا سوال ہے ہم عاجز بندوں کا یہ منصوبہ اور یہ تدبیر اس سال ختم ہو رہی ہے۔ مالی قربانی کے سلسلہ میں دوستوں نے جو وعدے کئے تھے اور جن کو انہوں نے تین سالوں پر پھیلا کر پورا کیا ہے اس کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے۔ اس وقت یہاں کے صحیح اعداد و شمار تو میرے ذہن میں نہیں کیونکہ مجھے رپورٹ نہیں ملی لیکن انگلستان کی جماعت سے میں نے رپورٹ لی تھی اور وہ اس وقت میرے ذہن میں ہے۔ خلافت ثانیہ جتنے سالوں پر ممتد تھی اس کے لحاظ سے انہوں نے ۵۱ ہزار پاؤنڈ کے وعدے نصرت جہاں کے منصوبہ کے لئے تھے۔ جن میں سے وہ ۴۶/۴۷ ہزار پاؤنڈ ادا کر چکے ہیں ۴/۵ ہزار پاؤنڈ ابھی باقی ہے۔ ان کو میں نے توجہ دلائی تھی کہ تھوڑی سی رقم باقی رہ گئی ہے۔ اس کی جلد ادائیگی کریں۔ قریباً اسی نسبت سے پاکستان اور بیرون پاکستان کی جماعتوں کا بقایا ہوگا۔ پس جہاں تک مال کے وصول کرنے کا تعلق ہے اگر میں نے مہلت دی تو زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ تک دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ مہلت دینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کی طرف میں ابھی اشارہ کر دوں گا۔ بہر حال میں آپ سے اس وقت تاکیداً کہنا چاہتا ہوں کہ جن دوستوں کے ذمہ نصرت جہاں سکیم کے وعدے ہیں وہ جلد ادا کر دیں۔ غالباً نومبر میں آخری سال ختم ہو رہا ہے۔ لیکن آج میں ایک مہینے کی اور مہلت دیدیتا ہوں۔ ۲۰ دسمبر سے پہلے پہلے بقایا جات ادا ہو جانے چاہئیں۔ نصرت جہاں کا دفتر نوٹ کرے اور جماعتوں کے ذمہ دار احباب اسے یاد رکھیں کہ اس کے بعد کوئی رقم اس مد میں وصول نہیں کی جائے گی۔ ہم وصولی کے کھاتے بند کر دیں گے۔

باقی رہیں وہ برکتیں جو اللہ تعالیٰ نے اس سکیم سے وابستہ فرمائی ہیں وہ تو انشاء اللہ بڑھتی چلی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ بڑی برکتیں دینے والا اور بڑی رحمت اور پیار کا سلوک کرنے والا

ہے۔ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے کہ ہم نے مغربی افریقہ میں جو ڈاکٹر بھیجے تھے جن میں سے بعض بڑے پرانے اور تجربہ کار ڈاکٹر تھے اور چھٹیاں لے کر وہاں گئے ہوئے ہیں کام چلانے کے لئے ہم نے ان کو ۵۰۰ پاؤنڈ کی رقم دی تھی (بیرون پاکستان کی مالی قربانیوں میں سے) اور اس کے بعد انہوں نے وہاں سے جو پیسے کمائے وہ بھی وہیں خرچ کر دیئے کیونکہ ہم میں سے کسی فرد کو ذاتی طور پر مال سے دلچسپی نہیں ہے۔ جہاں خدا کی راہ میں مال خرچ ہونا چاہیئے وہاں خرچ ہوتا ہے۔ افریقی ممالک کے متعلق اس وقت یہی ہو رہا ہے۔ ہماری ریت اور روایت یہی ہے کہ جو کچھ ہم اللہ کے فضل سے کسی ملک میں کماتے ہیں وہ اسی ملک پر خرچ کر دیتے ہیں اور جو ہم اس ملک میں نہیں کماتے (کمانا اس معنی میں نہیں جس معنی میں مزدور کماتا ہے بلکہ اس معنی میں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو کچھ دیتا ہے) دوسرے ملک میں ہمیں حاصل ہوتا ہے، وہ بھی ہم ان ملکوں میں حسب ضرورت بھجوا دیتے ہیں۔ مثلاً یہ ۵۰۰ پاؤنڈ فی ڈاکٹر جو رقم دی گئی تھی وہ بھی ہم نے باہر سے بھجوائی تھی۔ اب مثلاً غانا کو لے لیں۔ غانا میں اس تھوڑے سے عرصہ میں جو قریباً دو سوا دو سال کا عرصہ یا زیادہ سے زیادہ اڑھائی سال کا ہوگا اس میں ہسپتالوں کی دو نہایت شاندار عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں اور فی عمارت قریباً دس دس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اس میں وہ خرچ شامل ہے جو مستقبل قریب میں ہونے والے ہیں۔ جو اس وقت تک خرچ ہو چکا ہے وہ تو کوئی پانچ چھ لاکھ روپے کا ہے لیکن ابھی بہت سے سامان وہاں جانے والے ہیں اور اس طرح خرچ دس لاکھ روپے تک پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنی ہی قائم کردہ جماعت کو توفیق دی ہے کہ وہ اس کی راہ میں خرچ کرے۔ جن ڈاکٹروں کو ہم نے ۵۰۰ پاؤنڈ دے کر وہاں بھیجا تھا ان ڈاکٹروں کے ہسپتالوں کی عمارتوں پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۵۰۰ پاؤنڈ کے مقابلہ میں ۳۵ ہزار پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی اور خرچ ہونے والا ہے گویا ایک اور ۵۰ کی نسبت سے تو ہم خرچ کر چکے ہیں اور ابھی اور خرچ بھی ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہی خوب فرمایا تھا کہ ”گھر سے تو کچھ نہ لائے“ یہ رقم بھی کیا ہم گھر سے لے کر گئے یا آپ نے دی یا یہ صرف آپ کی قربانیوں کا حصہ ہے۔ نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے۔ اس نے اپنے خاص تصرف سے اپنی قدرت کی تاروں کو ہلا دیا

اور ہمارے لئے دولت کے سامان پیدا کر دیئے او ایک ملک میں دو ہسپتال بن گئے۔ دوسرے ممالک میں حسب ضرورت سکولوں کی کئی عمارتیں بنیں۔ ہسپتال کا تو یہ حال ہے کہ اس پر بتدریج خرچ تو کرتے ہیں لیکن ضرورت تو ایک حد تک بتدریج نہیں (جیسا سکول کی تعمیر میں ہوتا ہے) بلکہ ایک ہی وقت میں ضرورت پڑتی ہے مثلاً پہلے دن ہی ان کو Outdoor Patient کے لئے کمروں کی ضرورت ہوتی ہے Indoor Patient کے لئے کمروں کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی طرح اپریشن تھیئٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ اب ان دو ہسپتالوں میں سے جن کا میں ذکر کر رہا ہوں ایک ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کا مجھے خط ملا ہے۔ پتہ نہیں ان کو کیا خیال آیا بڑی نیکی کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا۔ انہوں نے مجھے لکھا۔ ابھی یہاں آ کر پرسوں اترسوں ان کا خط پڑھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ گو امیر صاحب نے میرے ہسپتال کے متعلق تفصیل لکھ دی ہوگی اور وہ آپ تک پہنچ چکی ہوگی لیکن میں بھی تفصیل لکھ دیتا ہوں (یہ ہسپتال جماعت کی ملکیت ہے اس کا کچھ حصہ خریدا گیا ہے بہت بڑی زمین کے ساتھ اور کچھ حصے بنائے گئے ہیں اپنی طرف سے جو حصہ خریدا گیا ہے اس میں بہت بڑی عمارت تھی) کہ اس ہسپتال کے مختلف ونگز (Wings) ہیں اور بڑے بڑے کمرے ہیں جن میں مریضوں کے لئے رہائشی کمرے بھی شامل ہیں۔ گویا یہ ہسپتال اکیس کمروں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر اور دوسرے عملہ کی رہائش کا بھی پورا انتظام ہے۔ چنانچہ میں نے اس پر نوٹ دیا تھا کہ یہ سارا خط تفصیل کے ساتھ الفضل میں شائع کرا دیا جائے کہ ہسپتال کی یہ شکل ہے۔ اتنے کمرے آؤٹ ڈور کے لئے اور اتنے اِن ڈور کے لئے اور اتنے اپریشن تھیئٹر کے لئے ہیں۔ میرے خیال میں وہاں (اگر مجھے صحیح یاد ہے) تین کمرے آپریشن تھیئٹر کے لئے ہیں۔ ہمارے یہاں اس وقت تک فضل عمر ہسپتال میں صرف ایک آپریشن تھیئٹر کی ضرورت پڑی اور ایک موجود ہے۔ میرے علم میں نہیں کہ یہاں کوئی دوسرا یا تیسرا آپریشن تھیئٹر بھی ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ ہمارے اموال میں برکت ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے جو دروازے ہیں یہ تو بند نہیں ہونگے لیکن آپ نے اپنے لئے الٰہی رحمتوں کے سامان مالی قربانیوں کے نتیجہ میں جو پیدا کرنے ہیں اس کا دروازہ نصرت جہاں کے لحاظ

سے ۲۰ دسمبر کے بعد آپ پر بند ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں کی جائے گی۔

باقی رہا اللہ تعالیٰ کا فضل تو وہ تو جماعت پر بے حساب نازل ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ محمدیہ کو یہ بشارت دی تھی کہ جب تک تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے رہو گے دنیا پر تمہارا بڑا رعب رہے گا۔ اب یورپ دولت کی بڑی فراوانی رکھتا ہے وہ بڑے امیر لوگ ہیں۔ ہمارا اثر یا ہمارے پیسے کا اثر سکّوں میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شکل میں ہے۔ ہمارے خزانے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھرے ہوئے ہیں۔ پاؤنڈ یا سونے چاندی یا ہیروں سے نہیں بھرے ہوئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شکل میں جو چیز ہے وہ دنیا کی ہر چیز مثلاً سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے کہیں زیادہ قیمتی اور مفید ہے۔ اور پھر وہ بے وفائی کرنے والی بھی نہیں۔ یہ دُنیوی سکّے ہی ہیں جو بے وفائی کر جاتے ہیں۔ ابھی پچھلے دو تین سال میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ ڈالر ڈگمگا گیا یا پاؤنڈ کی کوئی حیثیت نہیں رہی مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق کبھی آپ نے سوچا یا تصور میں لائے کہ وہ ڈگمگا گئی یا اس کی کوئی قیمت نہیں رہی؟ انسان نے خود کو اس سے محروم کر دیا تو کر دیا لیکن اس کی رحمت کا جو اثر ہے اور اس کی جو افادیت ہے اور انسان کو اس کی جو ضرورت ہے اور انسان کے لئے اس میں جو جوش ہے اس میں کبھی کوئی فرق نہیں آتا۔

بہرحال یورپین بڑے امیر لوگ ہیں۔ چنانچہ سوئٹزر لینڈ میں ڈیڑھ پونے دو گھنٹے کی پریس کانفرنس میں ایک شخص جو سوال کر رہا تھا اور وہ بڑا تیار ہو کر آیا تھا۔ میرے ذاتی حالات کے متعلق اس نے علم حاصل کیا۔ پھر جماعت کے متعلق اور پیچھے پاکستان میں جو الیکشن ہوئے۔ اس سلسلہ میں اس نے پتہ نہیں کہاں کہاں سے معلومات حاصل کی تھیں اور وہ بڑی ہوشیاری سے سوال کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے مجھ سے سوال پوچھا (یہ میں مثال دینے لگا ہوں رعب کے اس اثر کی جو ان قوموں پر بھی ہے جو بڑی امیر ہیں) کہ آپ کی جماعت کا حکومت پاکستان سے کیا تعلق ہے۔ یہ سوال ایسا تھا کہ میں نے سمجھا کہ اس کے پیچھے ضرور کوئی بات ہے۔ میں نے جواب دیا کہ ہر اچھے شہری کا ایک اچھی حکومت سے جیسا تعلق ہونا چاہیئے ویسا ہمارا اپنی

حکومت سے تعلق ہے تو پھر اس کے دل میں جو چھپی ہوئی بات تھی وہ باہر آ گئی۔ اس نے سوچا کہ اُنہوں نے ایک اصولی جواب مجھے دے دیا ہے۔ جو بات میں چاہتا تھا وہ تو معلوم نہیں ہوئی۔ چنانچہ پھر وہ مجھے کہنے لگا کہ کیا حکومت آپ کو اپنے کاموں کے چلانے کے لئے روپیہ دیتی ہے۔ اب دیکھو جماعت احمدیہ ایک غریب سی جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے مگر لوگوں کے ذہن میں اس سوال کا پیدا ہونا کہ جب تک حکومت ان کو مالی امداد نہ دے اس وقت تک جماعت اس قسم کا کام نہیں کر سکتی۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانے، سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کے خزانوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔ خیر میں مسکرایا اور کہا کہ ہمیں حکومت کوئی پیسے نہیں دیتی اور نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فِدائی جماعت اسلام کی راہ میں قربانیاں دینے والی پیدا کی ہے جس کا ایک حصہ اپنے اموال کا ۱/۱۰ اور کچھ اس سے بھی زیادہ دینے والے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ ۱/۱۶ دے دیتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جب ہمیں ضرورت پڑتی ہے اور ہم اعلان کرتے ہیں خاص منصوبوں کے لئے تو جماعت ان کے لئے مالی قربانی دیتی چلی جاتی ہے۔ پھر میں نے اس کو غالباً کوئی مثال دی اور نصرت جہاں سکیم کی مثال دی ہوگی کہ اس طرح ہمیں ضرورت پڑی اور اس طرح جماعت نے قربانیاں دیں۔

پس یہ رُعب ہے جس کا اثر غیروں پر بھی ہے مگر یہ اس پیسے کا رعب نہیں جس سے آپ کے خزانے خالی ہیں بلکہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کے پیار کا رعب ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی رحمت نے آپ کے لئے مہیا کیا ہوا ہے اور جس سے آپ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں فرداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ مگر یہ حقیقت عقل سے کام لینے اور سوچنے پر ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بڑے شکر گزار بندے بن کر زندگی کے دن گزار دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بہت بڑا فضل ہے اور سوچنے کا مقام ہے کہ کس طرح وہ جو چوٹی کے ملک ہیں اور جنہوں نے ساری دنیا کی دولت سمیٹی ہوئی ہے۔ ان پر ہمارا اتنا رعب ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ کام نہیں کر سکتے۔ جب تک حکومتیں مالی لحاظ سے ان کی پشت پناہی نہ کریں۔

باقی رہا میرا یہ کہنا کہ میں بے بس ہوں اور ۲۰ دسمبر کے بعد نصرت جہاں کی مد میں پیسے وصول نہیں کئے جائیں گے اس کی ایک وجہ ہے وہ میں بتا دیتا ہوں شاید آپ کے دماغ پریشان ہوں گے کہ یہ کیا بے بسی ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بعض اور منصوبوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو نصرت جہاں کے منصوبے سے بہت بڑے منصوبے ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے بھی اور زمانے کی وسعت کے لحاظ سے بھی اور ان کا اعلان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی رحمت سے جلسہ سالانہ کے موقع پر کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے یہ درخواست کروں گا کہ جہاں آپ میری صحت کے لئے دعا کریں وہاں یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے زندگی اور توفیق عطا فرمائے کہ میں اس کی منشا کے مطابق اس نہایت اہم منصوبہ کی تفاصیل جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے سامنے رکھنے کی توفیق پاؤں اور اللہ تعالیٰ جماعت کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ اس منصوبے کی اہمیت اور افادیت کو سمجھے اور اس کے لئے آنے والے سالوں میں (پتہ نہیں کتنے سال ہیں جن کا میں اعلان کروں گا) قربانیاں دیتے چلے جائیں۔

اس وقت جہاں تک یورپ کا سوال ہے ہم بڑے نازک مقام پر کھڑے ہیں اگر ہم نے اس وقت یورپ میں اسلام پھیلانے کے لئے قربانیاں دیں۔ (ویسے اس منصوبے کا تعلق صرف یورپ سے نہیں بلکہ ساری دنیا سے ہے لیکن میں اس منصوبہ کی صرف ایک چھوٹی سی مثال دے رہا ہوں) تو خدا کرے اور اس کی رحمت جوش میں آئے تو کوئی بعید نہیں کہ اگلے دس سال میں جہاں ہم آج سینکڑوں کی باتیں کرتے ہیں کہ ان ملکوں میں اتنے سو احمدی ہیں جو عیسائیت یا دہریت یا مذہب سے لاپرواہی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں وہاں ہم لاکھوں کی باتیں کرنے لگیں۔

پس دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق بخشے اور میں جماعت کے سامنے یہ منصوبہ پیش کر سکوں اور جماعت کو اسے سمجھنے اور اس کے لئے قربانیاں دینے کی توفیق ملے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس سے زیادہ اچھے اور بہتر نتائج نکالے جو ہمارے دماغ اپنے تصور میں لا سکتے ہیں کیونکہ ہمارے دماغ محدود ہیں مگر اس کی رحمتیں غیر محدود ہیں۔ اس نے تو سارے

کرّۂ ارض کو لپیٹا ہوا ہے۔

فرینکفرٹ مغربی جرمنی میں میری ایک پریس کانفرنس اور جماعت احمدیہ کے متعلق ایک کیتھولک اخبار نے قریباً ۳؍۴ صفحے کا نوٹ دیا ہے اور سوائے ایک بات کے جس کا ایک ذرا سا حصہ وہ نہیں سمجھے اور وہ بھی اپنے سیاق وسباق کے لحاظ سے واضح ہے باقی باتیں بغیر کسی تنقید کے شائع کر دی ہیں۔ میں حیران ہوں کہ ایک کیتھولک اخبار ہے اور عیسائیت سے ہماری جنگ ہو رہی ہے مگر اخبار نے بالکل صحیح اور دیانت داری کے ساتھ میری باتیں بیان کر دیں جن میں سے ایک یہ کہ مرزا ناصر احمد نے ہمیں یہ بتایا کہ سرمایہ داری کے بعد اشترا کی انقلاب آیا اور پھر اس کے بعد چینی سوشلسٹ انقلاب ہے اور اب چوتھا روحانی انقلاب، اسلامی انقلاب کی شکل میں بپا ہو چکا ہے اور ایک سو سال کے اندر اندر یہ اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ جائے گا۔ اور ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

اس نوٹ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ یہ بھی آپ کے سامنے آجائے گا۔ اس پریس کانفرنس میں جو قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی جو باتیں میں نے بیان کی تھیں کچھ مختصراً اور کچھ زیادہ تفصیل کے ساتھ، وہ ساری تو نہیں دے سکتے تھے یا ساری باتوں کے لئے جگہ نہیں دے سکتے تھے۔ ورنہ تو سارا اخبار بھر جاتا۔ ۳؍۴ صفحہ کا دینا بھی بڑی بات ہے۔ علاوہ تصویر کے حصہ کے۔

بہر حال یہ ایک مثال میں نے دی ہے جو اس بڑے منصوبے کا ایک حصہ بننے والی ہے اگر یورپ میں ہم اپنی سی کوشش کر ڈالیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئے گی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ دس سال کے اندر اندر یورپ میں لاکھوں نئے مسلمان احمدی دنیا کو نظر آنے لگ جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی طاقت اور توفیق سے ہوسکتا ہے۔ ورنہ ہم تو عاجز بندے ہیں اور اس کی مدد کے ہر آن محتاج ہیں۔

اب نتیجہ یہی نکلا کہ یہ تینوں باتیں ایسی ہیں جن کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کا یہ مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس ماہ میں اگر رمضان کی عبادات کو ان کی شرائط کے ساتھ پورا کرو گے تو تمہارے لئے قبولیت دعا کے دروازے دوسرے دنوں کی

نسبت اس مہینے میں زیادہ کھول دیئے جائیں گے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ وہ قبولیت دعا کے ان دروازوں میں زیادہ سے زیادہ داخل ہونے کی کوشش کریں اور اپنی ہر ذمہ داری کے متعلق یعنی ایک احمدی پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں ان میں سے ہر ذمہ داری کے متعلق خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر یہ کہیں کہ ذمہ داری تو نے ڈال دی اور کندھے ہمارے کمزور ہیں۔ مگر تیری طاقتیں اور قدرتیں تو کمزور نہیں۔ پس یہ دعا کرتے رہیں کہ اے خدا! ہمارے کندھوں کو اپنی متصرفانہ قدرت کا سہارا دے تا کہ ہم اس بوجھ کو اٹھا سکیں اور تیری خوشنودی کو حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت اور رضا سے وافر حصہ عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۷۳ء صفحہ ۲ تا ۶)

❋❋❋